دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331 برائے رابطہ
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524

فتویٰ نمبر 31850

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے ایک پلاٹ قسطوں پر خریدا،اس پلاٹ کی نقد قیمت پندرہ لاکھ کے آس پاس تھی (یعنی قسطوں پر بیس لاکھ میں خریدا) کچھ قسطیں ادا کرنے کے بعد زید نے مالک سے کہا کہ اب میں آپکو تمام قسطیں یکمشت دینا چاہتا ہوں،اس شرط پر کہ آپ بیس لاکھ میں سے کچھ کم کردیں۔

(۱) کیا اس شرط کے ساتھ کم کرانا جائز ہے۔۔۔۔؟

(۲) کیا مالک اپنی مرضی سے کچھ کم کردے تو یہ درست ہے۔۔۔۔۔؟

(۳) کیا اس میں صفقۃ فی صفقۃ والی خرابی تو نہیں آرہی۔۔۔؟

جواب دے کر عنداللہ مشکور ہوں۔

المستفتی

محمد ہمایوں، وزیرستان

الجواب حامداًومصلیاً

بائع اپنی رضامندی سے مقررہ ثمن کم کرسکتا ہے،اسی طرح اقساط یکمشت ادا کرنے کی صورت میں مشتری بھی حطِ ثمن کی درخواست کرسکتا ہے،البتہ یہ درخواست ہو لزومی مطالبہ نہ ہو۔

العنایۃ شرح الہدایۃ (8/ 426)

(وَلَوْ كَانَتْ لَهُ أَلْفٌ مُؤَجَّلَةٌ فَصَالَحَهُ عَلَى خَمْسِمِائَةٍ حَالَّةً لَمْ يَجُزْ) لِأَنَّ الْمُعَجَّلَ خَيْرٌ مِنْ الْمُؤَجَّلِ

البنایۃ شرح الہدایۃ (10/ 26)

ولو كانت له ألف مؤجلة فصالحه على خمسمائة حالة لم يجز؛ لأن المعجل خير من المؤجل

درر الحکام شرح غرر الأحکام (2/ 400)

(وَ) لَا (عَنْ أَلْفٍ مُؤَجَّلٍ عَلَى نِصْفِهِ حَالًّا) لِأَنَّ الْمُعَجَّلَ غَيْرُ مُسْتَحَقٍّ بِعَقْدِ الْمُدَايَنَةِ إذْ الْمُسْتَحَقُّ بِهِ هُوَ الْمُؤَجَّلُ وَالْمُعَجَّلُ خَيْرٌ مِنْهُ

Scanned with CamScanner

الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار (ص: 542)

ولا يصح عن دراهم على دنانير مؤجلة أو عن ألف مؤجل على نصفه حالا

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 156)

وحاصل ما ذكره في البحر عن الذخيرة: أنه لو وهبه بعض الثمن أو أبرأه عنه قبل القبض فهو حط، وإن حط البعض أو وهبه بعد القبض صح، ووجب عليه للمشتري مثل ذلك،

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (6/ 483)

حط الثمن صحيح ويلتحق بأصل العقد عندنا كالزيادة،

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب

کتبہ

مظہر عباس خانیوالی

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

٢٥،٥،١٤٤٢ھ بمطابق ١٠، جنوری ٢٠٢١ء